بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	یکم احسان ۱۳۴۴ ہش ۲۹ محرم ۱۳۸۵ھ یکم جون ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۲۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۱ مئی بوقت ½۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تبدیل اخلاق اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ انسان مجاہدہ اور دُعا سے کام لے

یہ اللہ تعالےٰ کی ایک لاتبدیل سنت ہے۔ اس کے خلاف کبھی نہیں ہوتا

"انسان پر جیسے ایک طرف نقص فی الخلق کا زمانہ آتا ہے جسے بڑھاپا کہتے ہیں اس وقت آنکھیں اپنا کام چھوڑ دیتی ہیں اور کان شنوا نہیں ہو سکتے غرضکہ ہر ایک عضوِ بدن اپنے کام سے عاری اور معطّل کے قریب ہو جاتا ہے اسی طرح سے یاد رکھو کہ پیرانہ سالی دو قسم کی ہوتی ہے۔ طبعی اور غیر طبعی۔ طبعی تو وہ ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا غیر طبعی وہ ہے کہ کوئی اپنی امراضِ لاحقہ کا فکر نہ کرے تو وہ انسان کو کمزور کر کے قبل از وقت پیرانہ سال بنا دیں۔ جیسے نظام جسمانی میں یہ طریق ہے ایسا ہی اندرونی اور روحانی نظام میں ہوتا ہے۔ اگر کوئی اپنے اخلاقِ فاسدہ کو اخلاقِ فاضلہ اور خصائلِ حسنہ سے تبدیل کرنے کی کوشش نہیں کرتا تو اس کی اخلاقی حالت بالکل گر جاتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور قرآن کریم کی تعلیم سے یہ امر بداہت ثابت ہو چکا ہے کہ ہر ایک مرض کی دوا ہے لیکن اگر کسل اور سستی انسان پر غالب آجاوے تو بجز ہلاکت کے اور کیا چارہ ہے۔ اگر ایسی بے نیازی سے زندگی بسر کرے جیسی کہ ایک بوڑھا کرتا ہے تو کیونکر بچاؤ ہو سکتا ہے۔ جب تک انسان مجاہدہ نہ کریگا دعا سے کام نہ لیگا وہ غمرہ جو دل پر پڑ جاتا ہے دور نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ یعنی خدا تعالےٰ ہر ایک قسم کی آفت اور بلا کو جو قوم پر آتی ہے دور نہیں کرتا جب تک خود قوم اس کو دور کرنے کی کوشش نہ کرے۔ ہمت نہ کرے شجاعت سے کام نہ لے تو کیونکر تبدیلی ہو۔ یہ اللہ تعالےٰ کی ایک لاتبدیل سنت ہے جیسے فرمایا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا پس ہماری جماعت ہو یا کوئی ہو وہ تبدیل اخلاق اسی صورت میں کر سکتے ہیں جبکہ مجاہدہ اور دعا سے کام لیں ورنہ ممکن نہیں ہے"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ ۱۳۶-۱۳۷)

اخبار احمدیہ

—٥ ڈھاکہ (بذریعہ ڈاک) مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ ڈھاکہ نے اطلاع دی ہے کہ اُن جملہ مقامات کی جماعتوں میں جہاں پچھلے دنوں طوفان آیا تھا بفضل اللہ تعالےٰ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا البتہ مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ خاص طور پر کچے اور گھاس پھونس کے مکانات کو جو نقصان پہنچا ہے وہ غیر معمولی نوعیت کا ہے۔ کل نقصان کا اندازہ ابھی نہیں لگایا جا سکا ہے۔ احباب مشرقی پاکستان کے جملہ بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں ؛

(شبیر احمد وکیل المال)

—٥ برادرم مکرم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ کے صاحبزادے عزیزم مرزا محی الدین نے ایم اے سی (آنرز) بوٹنی کے امتحان میں یونیورسٹی میں اول آنے پر طلائی تمغہ حاصل کیا۔ اسی طرح ان کی صاحبزادی عزیزی امۃ الواحد نے بی اے جغرافیہ کے مضمون میں یونیورسٹی بھر میں فرسٹ آنے پر نقرئی تمغہ حاصل کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہر دو کو یہ کامیابی مبارک فرمائے اور اسے مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین

(خادم عباد اللہ گیانی)

جلسہ سالانہ کی تاریخوں کے متعلق

ضروری اعلان

چونکہ امسال رمضان المبارک ۲۵ دسمبر سے شروع ہوگا۔ اس لئے احباب کی سہولت اور حرمتِ رمضان کی وجہ سے حسب فیصلہ مجلس مشاورت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے منظور فرما لیا ہے جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۵ء کی بجائے ۱۹-۲۰-۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء کو منعقد ہوگا (انشاء اللہ تعالیٰ) احباب ان تاریخوں کو نوٹ فرمالیں۔ اور ان کے مطابق تیاری فرمائیں ؛ (ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم جون ۱۹۶۵ء

گناہ سے بچنے کیلئے اللہ تعالیٰ پر ایمان لازمی ہے

مذہب کے متعلق ایک نظریہ جو ایک مسلمان نوتعلیم یافتہ کا ہے :-

"ایک روشن خیال نوجوان کا کہنا ہے کہ اگر مذہب کو زندگی میں سے خارج کر دیا جائے تو آدمی کے بہت سے مسئلے خود بخود حل ہو جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسکے نزدیک مذہب آدمی کے لئے مفید نہیں ہے بلکہ اس کے لئے بہت سے نقصانوں کا ذمہ دار ہے اگر سچ مچ ایسا ہے تو پھر ہم کو بلا تاخیر مذہب کو زندگی سے باہر نکال پھینکنا چاہیئے اس لئے کہ کسی نقصان دہ شے کو سینے سے لگائے رکھنا شعور کی توہین ہے۔

ہمارے دور کی روشن خیالی کا سرچشمہ مغربی اندازِ فکر ہے۔ اس اندازِ فکر نے زندگی کو جس سانچے میں ڈھالا ہے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ اس اندازِ فکر کا سب سے بڑا کرشمہ شخصی آزادی ہے۔ شخصی آزادی کا مطلب یہ ہے کہ کوئی کچھ کہے اور کوئی کچھ کرے، کوئی کسی کو روکنے اور ٹوکنے کا مجاز نہیں ہے۔ اس آزادی کو اتنی بڑی نعمت سمجھا جاتا ہے کہ اس پر زندگی کے ہر لطیف سے لطیف تقاضے کو قربان کر دیا گیا ہے۔

شخصی آزادی سے پیدا ہونے والی صورتحال کیا ہے؟ اس سوال کا جواب دینے کے لئے ہم کو مغربی ملکوں کی روزمرہ کی زندگی اور وہاں چھپنے والی کتابوں اور رسالوں کا مطالعہ بڑی حد تک مدد دے سکتا ہے۔

وہاں شخصی آزادی اور اس آزادی کے تحت جس نہج پر زندگی گزر رہی ہے اس کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ جس طرح اور جہاں بن پڑے لذت نفس حاصل کی جائے۔ گویا وہاں زندگی کا انتہائی مقصد لذت نفس ہے۔

مذہب چونکہ اس اندازِ فکر کی راہ میں حائل ہے۔ وہ لذتِ نفس کو زندگی کی عظمت کا دشمن قرار دیتا ہے وہ روزمرہ کی زندگی میں توازن کو برقرار رکھنے کا مطالبہ کرتا ہے اس لئے ہمارے روشن خیال نوجوان مذہب کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے۔

مغربی اندازِ فکر صرف طبیعی قوانین کا والہ و شیدا ہے۔ اس کو اس سے غرض نہیں ہے کہ کوئی اخلاقی قانون بھی ہے۔ اخلاق اس کے لئے زندگی کا بوجھ ہے وہ اس بوجھ کو برداشت کرنے کا روادار نہیں ہے۔

اس اندازِ فکر کا حامل ہر آدمی زندگی میں خود مختار ہے وہ اپنے نفس کو کسی اصول اور کسی ذمہ داری کو قبول کرنے کے جھنجھٹ میں نہیں ڈالتا لیکن مذہب آدمی کو ایک ذمہ دار ہستی قرار دیتا ہے یہاں تک کہ اس کو اپنے ہر فعل کے لئے ایک بالاتر سے بالاتر قوت کے سامنے جوابدہ ہونا پڑیگا۔

جب مذہب یہ چاہتا ہے تو پھر کوئی روشن خیال مذہب کو کیوں چاہے!"

(ہفت روزہ قومی دلیر گوجرانوالہ مورخہ ۲۳ $\frac{5}{65}$ صـ۳)

ایسے سینکڑوں ہزاروں تعلیم یافتہ لوگ نہ صرف پاک و ہند میں موجود ہیں بلکہ تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں جو مذہب کے متعلق اسی قسم کا نظریہ رکھتے ہیں۔ مذہب کے خلاف جو سب سے بڑی دلیل یہ لوگ لاتے ہیں وہ یہ ہے کہ مذہب جھگڑے پیدا کرتا ہے اور دنیا میں بہت سا جنگ و جدل مذہب کی وجہ سے ہوا ہے۔ یہ خیال کس قدر غلط ہے اس کا اندازہ فرانس کے مشہور و معروف مفکر والٹیر کے ان اقوال سے ہو جائے گا جو اس نے اپنے ایک دہریہ دوست کو خط میں لکھے ہیں۔ اسی ضمن میں مندرجہ ذیل اقتباس ملاحظہ ہو۔

"قرآن میں ہے "اس شخص سے بہتر دین کس کا ہے جو اللہ کے سامنے جھک گیا اور جس نے نیکی کو اپنا شعار بنا لیا" کئی مشہور مفکر مدتوں لادینی و لایقینی کی ظلمتوں میں گم رہے لیکن بالآخر انہیں اللہ کے سامنے جھکنا پڑا کیونکہ یہی بہترین دین ہے صحیح معرفت کے جلوے ظن و گمان کے تاریک افق ہی سے پھوٹا کرتے ہیں۔ والٹیر جیسے دہریہ کو بھی خدا پر ایمان لانا پڑا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ دنیا کو گناہ سے روکنے کے لئے ایک ایسا خدا ضروری ہے جو نیکی کا صلہ دے اور بدی پر سزا کے احکام جاری کرے۔ اور اگر ایسا خدا موجود نہ ہو تو اسے ایجاد کرنا پڑے گا۔ چنانچہ ایک دہریہ دوست کو خط میں لکھتا ہے "تم تسلیم کرتے ہو کہ خدا پر ایمان رکھنے کی وجہ سے بعض لوگ گناہوں سے رک گئے بس میرے لئے اتنا ہی کافی ہے اگر اس ایمان کی وجہ سے صرف دس نہمتیں اور دس قتل رک سکتے ہیں تو پھر تمام دنیا کو اللہ پر ایمان لانا چاہیئے۔ تم کہتے ہو کہ مذہب نوع انسانی کے لئے لاتعداد مصائب کا سبب بنا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ مذہب نہیں بلکہ مذہب کا غلط تصور تھا جو آج ساری زمین پر محیط ہے۔ غلط تصور مذہب کا ظالم ترین دشمن ہے۔ آؤ ہم اس اژدہا کشش کا جس نے اپنی ماں (مذہب) کا سینہ چیر رکھا ہے۔ مقابلہ کریں۔ جو لوگ غلط تصورات کے خلاف جہاد کرتے ہیں وہ انسانیت کے بہت بڑے محسن ہیں۔ یہ ایک سانپ ہے جو مذہب کے اردگرد لپٹا ہوا ہے۔ اور اپنے فشار سے اس نے مذہب کی سانس تک روک رکھی ہے۔ یہ سانپ اپنی ماں کو نگل جایا کرتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ماں کو بچا کر اس کا سر کچل ڈالیں" تو والٹیر ایک ایسے سچے اور حقیقی خدا کا وجود ضروری تصور کرتا تھا جو تمام تفرقوں سے آزاد ہو اور کسی ایک فرقے سے تعلق نہ رکھتا ہو جس کا مذہب ایک ہو اور آغازِ آفرینش سے بلا تغیر و تبدل ایک چلا آتا ہو۔ والٹیر کہا کرتا تھا "نیکی کرنا میری عبادت ہے اور خدا کے سامنے جھک جانا میرا مذہب ہے"

(نوائے وقت ۲۸ $\frac{5}{65}$ صـ۳)

پہلا اقتباس ان خام کاروں کے خیالات پر مبنی ہے جو ابھی سائنس میں پوری طرح دسترس بھی نہیں کر سکے۔ دوسرا اقتباس اس عظیم انسان کے خیالات پر انحصار رکھتا ہے جو اپنے وقت کا ارسطو اور افلاطون کہلاتا تھا۔

اس کے تعلق میں ہم یہاں صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ یہ خیال کہ مذہب مصائب پیدا کرتا ہے سراسر غلط ہے جیسا کہ والٹیر نے کہا ہے مذہب مصائب پیدا نہیں کرتا بلکہ مذہب کا غلط تصور پیدا کرتا ہے۔ اسلام کی الکتاب نے جس طرح مذہب کو پیش کیا ہے آج کی دنیا دیکھ سکتی ہے کہ اگر تمام دنیا اسلام کے خدا کی قائل ہو جائے تو نہ تو کوئی مذہبی جھگڑا قائم رہتا ہے اور نہ کوئی مذہبی قسم کی مصیبت رونما ہو سکتی ہے۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ والٹیر نے اسلام کا مطالعہ کیا ہوا تھا یا نہیں لیکن حقیقت یہی ہے کہ اسلام نے اللہ تعالیٰ کا جو تصور صاف صاف سچے تلے لفظوں میں پیش کیا ہے وہ اتنا سادہ اور مکمل ہے کہ ایک ان پڑھ انسان اور ایک سائنس و فلسفہ کا منتہی دونوں ہی اس تصور میں کوئی نقص نہیں نکال سکتے مثلاً سورۃ فاتحہ میں شروع ہی میں قرآن کریم فرماتا ہے :-

الحمد للہ رب العالمین
الرحمٰن الرحیم مالک
یوم الدین۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے سب تعریفیں ہیں۔ جو تمام عالموں کا پالنے والا ہے۔ جو رحمٰن ہے جو رحیم ہے اور جو انصاف کے دن کا مالک ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کتنا سیدھا سادھا اور پُرحکمت تصورات چار لفظوں میں پیش کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے یعنی کسی خاص قوم یا کسی خاص فرقہ کا پالنے والا نہیں ہے اور نہ کسی خاص نوع زندگی کی پرورش کرنے والا ہے۔ وہ کسی قوم یا رنگ و نسل کے ساتھ وابستہ نہیں ہے۔ انسان تو انسان وہ حیوانات اور تمام قسم کے جانداروں ہی کی صرف پرورش نہیں کرتا بلکہ جمادات کا بھی وہی سہارا ہے۔

پھر اس نے پرورش کے سامان پہلے ہی کر رکھے ہیں ایک بچہ ابھی ماں کے پیٹ ہی میں ہوتا ہے کہ اس کے لئے ضروریات زندگی پہلے ہی مہیا ہوتی ہیں۔ ہوا پانی جس پر انسانی زندگی کا دارومدار ہے پیدائش سے پہلے ہی موجود ہیں پھر انسان کے وہ قویٰ جو اس کی زندگی قائم رکھنے کے لئے ضروری ہیں اس کو دے دیئے گئے ہیں۔ بے شک ماں کے تھنوں میں دودھ پہلے ہی موجود ہو گیا ہے مگر بچہ کی یہ صلاحیت کہ وہ ماں کا دودھ پینے لگے کیا یہ بھی پہلے ہی سے موجود نہیں کر دی گئی۔ یہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی کے لئے پہلے ہی سامان مہیا کر دیئے ہیں بلکہ جوں جوں انسان بڑا ہوتا ہے اور اس کی ضروریات کیف و کم میں بڑھتی ہیں توں توں انسان اسی عقل خداداد سے کام لے کر اپنی وقتی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ ان ہاتھوں کو جو پہلے ہی اس کو دیئے گئے ہیں اپنی نئی ضروریات کے لئے سامان مہیا کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے جو پہلے ہی اس زمین پر بکھرا ہوا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ رب العالمین ہی نہیں ہے بلکہ الرحمٰن الرحیم بھی ہے۔ وہی مالک یوم الدین بھی ہے۔ پرورش وہی کرتا ہے۔ سامان وہی مہیا کرتا ہے مگر اسکے ساتھ اللہ تعالیٰ نے

(باقی صـ۳ پر)

امریکہ کے احمدیہ مسلم مشن کی تبلیغی اور تربیتی مساعی

گرجاؤں اور کالجوں میں تقاریر۔ تقسیم لٹریچر

تبلیغی دورے۔ درس و تدریس۔ ملاقاتیں

گیارہ افراد کا قبولِ اسلام

سہ ماہی رپورٹ از جنوری تا مارچ ۱۹۶۵ء

از مکرم سید جواد علی صاحب سیکرٹری امریکہ مشن مقیم واشنگٹن

(۲)

نئی بیعتیں

تین احباب احمدیت میں شامل ہوئے ان میں سے ایک پاکستانی ڈاکٹر ہیں۔ جو شکاگو میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور ایک بڑے ممتاز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک عیسائی اور ایک سفید فام لڑکی نے اسلام قبول کیا۔ خدا تعالیٰ ان سب پر اپنا خاص فضل کرے۔ اور انہیں مخلص احمدی بنالے۔

ڈیٹن سرکل

اس سرکل کے انچارج مکرمی سعید عبدالحمید صاحب ہیں۔ آپ اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک جرمن نسل کے امریکن ٹیچر جو پہلے پادری رہ چکے ہیں۔ ان کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ پہلے پہلے تو انہوں نے کہا کہ وہ بچے بچوں کو اسلام کے اثر سے بچائیں گے۔ مگر بعد میں خود بھی دلچسپی لینی شروع کی۔ اور اپنے سب بچوں کو اسلام سے واقفیت پیدا کرائی اب وہ کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

تقریر

ایک سکول کی طرف سے تقریر کرنے کی دعوت ملی۔ آپ سکول میں تشریف لے گئے مختلف کلاسوں میں اسلام پر لیکچر دیتے رہے سکول والوں نے اپنے بلیٹن میں آپ کی تصویر اور تقریر کا خلاصہ چھاپا۔ سکول کے ایک استاد نے آپ کو دعوت پر مدعو کیا۔

ملاقاتیں

ایک سفید فام دوست مسٹر Harold Balalt گھر پر ملنے آئے جن کے ساتھ اسلام اور احمدیت پر گفتگو ہوتی رہی۔ مزید مطالعہ کے لئے ان کو لٹریچر دیا گیا۔ ایک پاکستانی طالب علم مسٹر بشیر میمن گھر پر ملنے آئے تو اسلام کی خدمت کے جذبے اور احمدیت کے ترقی یافتہ کام کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ مزید مطالعہ کے لئے ان کو لٹریچر دیا گیا۔ ایک دعوت پر جہاں غیر مسلم عورتیں مدعو تھیں ان کو اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ مزید مطالعہ کے لئے ان کو لٹریچر بھی دیا گیا۔ انہوں نے دوبارہ ملاقات کا وعدہ کیا۔ آپ نے ایک سفید فام دوست جو دکیل ہیں سے ملاقات کی۔ ان کو اسلام اور احمدیت کا پیغام دیا گیا۔ اس دوست نے بڑے شوق سے بحث میں حصہ لیا۔ اور اسلامی تعلیم سے بہت متاثر ہوئے۔

خطوط

امریکہ میں نیگروز کے مشہور لیڈر ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ جونیئر جن کو حال ہی میں نوبل پرائز ملا ہے کو تبلیغی خط لکھا اور اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ ان کو متعدد کتب بھجوائی گئیں۔ آپ نے ایک اور تبلیغی خط بنام مسٹر آرتھر بیرین لکھا اور لٹریچر بھی بھجوایا۔ آپ نے ایک پادری کے لڑکے کو خط لکھا اور اس کو لٹریچر بھجوایا۔ ایک پادری نے ٹیلیفون پر کال کر کے اسلام اور احمدیت پر معلومات حاصل کیں۔

دعوت

جس سکول ٹیچر نے آپ کو دعوت دی تھی۔ آپ نے اس کی دعوت وائی ایم سی اے پر کی۔ اس دعوت میں اس ٹیچر کی بیوی بھی شامل تھی۔ دعوت کے دوران میں اسلام اور عیسائیت پر گفتگو ہوتی رہی۔ اس دوست کی بیوی کافی متاثر ہوئی اور اس نے اظہار کیا۔ کہ وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا نہیں مانتی۔ اور وہ یہ بھی سمجھتی ہے۔ کہ عیسائیت موجودہ مذہبی معاملات میں پیش آمدہ حالات کا حل پیش نہیں کر سکتی۔ اور یہ کہ اسلام عقلی طور پر سچا مذہب معلوم ہوتا ہے۔

پریس

ڈیٹن کے ایک مقامی اخبار میں آپ کا ایک خط شائع ہوا۔

ڈیٹن مسجد

۲۳ مارچ سے ڈیٹن مسجد کی تعمیر شروع ہوئی۔ آپ کی ان تھک کوششوں اور مقامی جماعت کی غیر معمولی قربانی اور مرکز کی مدد کے ساتھ خدا کے فضل اور رحم سے اس مسجد کی تکمیل کے لئے کام شروع کر دیا گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ مسجد کی تکمیل کے لئے دعا کرتے رہیں۔

پٹس برگ سرکل

درس و تدریس

اس سرکل کے انچارج مکرمی چوہدری عبدالرحمٰن خان صاحب بنگالی ہیں۔ آپ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ جمعہ کے اجتماعات اور اتوار کے اجلاسات باقاعدگی سے منعقد ہوتے رہے۔ شروع سال سے لے کر اب تک ان اجلاسات میں حاضری دگنی ہو گئی ہے۔ بعض غیر احمدی اور عیسائی بھی ان اجتماعات میں شریک ہوتے ہیں۔ ان دونوں مواقع پر علاوہ قرآن کریم کی تشریحات کے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے تراجم انگریزی میں کر کے پڑھے جاتے رہے اس مقصد کے لئے تین درجن ملفوظات اور ایک درجن خطبات کے تراجم کئے گئے۔ ان میں سے بعض ملفوظات اور خطبات کی ٹائپ شدہ کاپیاں دوسرے مشنوں کو بھی بھجوائی گئیں۔ مسز سعیدہ لطیف آف نیو جرسی اور مس طاہرہ آف پٹس برگ ان ترجموں کو ٹائپ کرنے میں مدد دے رہی ہیں۔ ان ملفوظات اور خطبات میں سے بعض ریویو آف ریلیجنز اور احمدیہ گزٹ میں بھی چھپ چکے ہیں۔ چار مرکلر لیٹر تیار کئے گئے۔ اور مشنوں کو بھجوا دیئے گئے ان سب کو ملا کر ۲۲۳ خطوط عرصہ دوران رپورٹ میں جاری کئے گئے۔

ماہ رمضان میں قرآن کریم کا کچھ حصہ روز پڑھا جاتا رہا۔ اور تراویح کی نماز بھی باقاعدہ ہوتی رہی۔ عید الفطر کے موقعہ پر ایک دعوت کا انتظام کیا گیا۔ جس میں پچاس کے قریب افراد نے شرکت کی۔ بعض غیر از جماعت دوست بھی اس دعوت میں شامل ہوئے۔ فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے ڈائریکٹران کے بورڈ کا ایک اجلاس ہوا۔ بجٹ کمیٹی کا اجلاس پٹس برگ میں ہوا۔ جس میں ۶۶-۱۹۶۵ء کے بجٹ پر غور کر کے مرکز میں سفارشات بھجوائی گئیں۔ ان دونوں اجلاسات میں میزبانی کے فرائض پٹس برگ مشن نے ادا کئے۔

مقامی خدام الاحمدیہ کی خدمات کا اعتراف بھی ضروری ہے۔ مارچ کے شروع سے ایک کلاس جاری ہے۔ جس میں قرآن کریم کے صحیح تلفظ کے سکھانے کا انتظام ہے۔ اسی طرح مقامی لجنہ کی طرف سے ایک صنعتی کلاس بھی جاری ہے جس میں سلائی اور خانہ داری کے امور سکھائے جاتے ہیں۔ یہ صنعتی کلاس غیر مسلم ہمسایوں کے بچوں کی توجہ بھی اس طرف منعطف کر رہی ہے۔ پٹس برگ کی لجنہ خدا کے فضل سے بہت مستعد ہے۔ احباب ان کے لئے دعا کریں۔

تبلیغ

سٹرکوں پر، بسوں میں، ڈاک خانہ میں اور ہسپتالوں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

مشن ہاؤس

مشن ہاؤس میں آنے والے معززین میں سے قابلِ ذکر ڈاکٹر سوامی ایم ڈی ایک ہندوستانی ڈاکٹر ہیں۔ ان کے علاوہ مسٹر اشرف جو پٹس برگ یونیورسٹی میں طالب علم ہیں۔ مسٹر جے سینسر اور آر لیسٹر ایل دو برٹش مسلم بھی تشریف لائے۔ ان سب کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی۔ ضروری لٹریچر دیا گیا۔ ڈاکٹر سوامی صاحب اپنے ساتھ ٹیپ ریکارڈر لائے۔ جس میں اذان اور قرآن کریم کا کچھ حصہ ریکارڈ کیا گیا۔ تاکہ ڈاکٹر صاحب انڈین ایسوسی ایشن کے کلچرل پروگرام میں پیش کر سکیں۔ اس پروگرام میں پیش کرنے کے لئے ان کو قرآن کریم کی ایک کاپی بھی دی گئی۔ ایک ہندوستانی مسلم ڈاکٹر نے بعد میں بتایا کہ ٹیپ شدہ دونوں چیزیں اس پروگرام میں سنائی گئیں۔ جن کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔

متفرق

نیگرو ز کے ایک بہت مشہور لیڈر میلکم ایکس کے قتل پر امریکہ میں ایک سنسنی پھیل گئی جس کے نتیجے میں مختلف اطراف سے خان صاحب کو بہت سی فون کالز موصول ہوئیں جن میں جماعتِ احمدیہ اور Black Muslims کے گروپ کے فرق کے بارے میں سوال کئے گئے۔ اسی سلسلے میں پٹس برگ کے ایک نیگرو ز اخبار "پٹس برگ کوریئر" کے رپورٹر نے فون پر کال کر کے انٹرویو لیا اور جماعتِ احمدیہ کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ بعد میں اسی اخبار نے جماعتِ احمدیہ کے بارے میں بہت مفید اور دلچسپ مضمون لکھا جس کو پبلک نے بڑا پسند کیا۔

مشن ہاؤس کے قریب ایک سکول ہے اس کے پرنسپل سے انٹرویو کیا گیا جس کیساتھ اسلام کے مختلف موضوعات پر گفتگو ہوئی اس پرنسپل کو لٹریچر پیش کیا گیا۔ پرنسپل نے ان کتب کو سکول کی لائبریری میں رکھنے کا وعدہ کیا۔

ایک اخبار کے منیجر کے ساتھ ملاقات کی گئی جس میں جماعتِ احمدیہ کے بارے میں اشتہار شائع کرنے پر بات چیت ہوئی۔ اس کو متعدد کتابیں دی گئیں۔

لیکچر

پٹس برگ میں ایک سکول بنام نیول ڈائینڈ میں طلباء کے سامنے ایک تقریر اسلام پر کی گئی جس کو بہت پسند کیا گیا۔ امریکہ میں جماعتِ احمدیہ کا کام۔ عبادت۔ حج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں سوالات کئے گئے جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے تقریر کے بعد طلباء میں اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ سکول کے پرنسپل اور سوشل سٹڈیز کے استاد کو کتب پیش کی گئیں جن کو انہوں نے شکریے کے ساتھ قبول کیا۔

سفر

جماعتِ احمدیہ باسٹن نے مقامی ہارورڈ یونیورسٹی کے ہال میں ایک لیکچر کا انتظام کیا جس میں خان صاحب موصوف کو تقریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ آپ نے باسٹن تشریف لیجا کر یونیورسٹی ہال میں لیکچر دیا جس کو حاضرین نے بہت پسند کیا اور کئی ایک احباب نے تقریر کے بعد ذاتی طور پر مل کر تبادلہ خیالات کیا۔ باسٹن میں آپ کو مکرمی عبد المنان صاحب نے دعوت پر بلایا۔ یہ وہی مخلص احمدی نوجوان ہیں جو جاپان میں اپنی پڑھائی کے دوران میں ایک جماعت قائم کر چکے ہیں اور اب انجینئرنگ کی مزید تعلیم کے لئے امریکہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اس دعوت میں مقامی جماعت کے پریذیڈنٹ بھی شریک ہوئے۔

ایک اور پاکستانی دوست جو خان صاحب کے رشتہ دار ہیں نے آپ کو دعوت پر بلایا اس دوست کی اہلیہ صاحبہ نے باسٹن کے اجلاس میں شرکت بھی کی۔ اسی دعوت میں ایک اور پاکستانی پی۔ ایچ۔ ڈی دوست بھی مدعو کئے گئے تھے۔ ان سب احباب کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی۔ ان دوستوں کو کتب دی گئیں۔

دوران قیام باسٹن میں دو اجلاس ہوئے ایک خدام الاحمدیہ کا اور دوسرا جماعت کا۔ ان میں خدام کو اور جماعت کے ممبران کو ضروری ہدایات دی گئیں۔

باسٹن سے واپسی پر آپ واشنگٹن تشریف لائے جہاں پر خاکسار کو ساتھ لیکر آپ پاکستان ایمبیسی میں گئے اور کلچرل اتاشی فرسٹ سیکرٹری اور پاکستانی سفارتخانے کے بعض دوسرے افسران سے ملاقاتیں کیں جماعتِ احمدیہ کے کام سے تعارف کرایا اور ان کو لٹریچر دیا گیا۔

واشنگٹن سے آپ بالٹی مور تشریف لے گئے جہاں پر آپ نے مقامی جماعت کے ممبران اور خدام الاحمدیہ کے ممبران کے سامنے تقریریں کیں اور ہر دو کو اپنی ذمہ داریوں کو پہچاننے اور بہتر طور پر کام کرنے کی تلقین کی۔ بالٹی مور سے آپ واپس پٹس برگ تشریف لے گئے۔

صدر پاکستان جناب محمد ایوب خان صاحب کے صدارتی انتخاب میں کامیاب ہونے پر مبارکباد کا تار دیا گیا جس کا جواب امریکہ میں پاکستانی سفارت خانہ کی وساطت سے موصول ہوا۔

بیعت

عرصہ زیر رپورٹ ایک خاتون ڈیٹرائٹ میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔

ہم قارئین کرام سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ دوست امریکہ میں کام کرنیوالے مبلغین کی کامیابی اور اسلام اور احمدیت کی جلد ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔

کاتب کی ضرورت ہے

دفتر الفضل میں ایک کاتب کی ضرورت ہے جو خوشنویس ہونے کے علاوہ زود نویس بھی ہو۔ جو احباب مرکز میں رہ کر سلسلہ کی خدمت کرنے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی درخواستیں اپنے حلقہ کے صدر صاحب یا امیر صاحب کی تصدیق سے دفتر الفضل میں جلد از جلد بھجوا دیں۔

(منیجر الفضل ربوہ)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

انسان کو ایک حد تک مختار بھی بنایا ہے۔ اور اس کی رہنمائی کے لئے اس کو عقل بھی دی ہے۔ پھر اس کو بے پناہ طاقتیں عطا کی ہوئی ہیں تاکہ وہ اپنی ضروریاتِ زندگی کے اکٹھا کرنے میں ان سے کام لے۔ اب جو انسان اپنی عقل سے کام لیتا ہے وہ اپنی طاقتوں کو صحیح استعمال کرے گا مگر دنیا اتنی وسیع ہے کہ عقل اس ساری دنیا پر محیط نہیں ہو سکتی۔ اس لئے انسان سے بعض ایسی غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں جن پر اسکو اختیار نہیں ہے البتہ بعض غلطیاں وہ ایسی کر دیتا ہے کہ اگر وہ تساہل سے کام نہ لیتا تو ان کے نتائج سے بچ سکتا تھا۔ وہ بجائے ہاتھ سے اپنی روزی کمانے کے چوری کر لیتا ہے یا سہل انگاری کی وجہ سے جوا کھیلنے لگتا ہے۔ ایسی صورت میں ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ انصاف کے ساتھ پیش آوے۔ وہ اس کی غلط کاریوں کی سزا دینے کی وجہ سے مالک یوم الدین ہے۔ اگر انسان دل سے تائب ہو تو وہ خطائیں معاف بھی کر دیتا ہے۔

اس کے باوجود کہ انسان کے پاس رہنمائی کے لئے عقل موجود ہے وہ غلطیاں کرتا ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ اتنی وسیع اور متنوع دنیا میں صرف عقل سے وہ سیدھے راستہ پر قائم نہیں رہ سکتا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی خود رہنمائی کا انتظام کیا ہے۔ وہ اس کو چند اصول دیتا ہے کہ وہ ان کو مد نظر رکھے تو بہت سی غلطیوں سے بچ سکتا ہے۔ مثلاً وہ کہتا ہے کہ شراب استعمال نہ کرو۔ بظاہر عقل اس میں کوئی خوبی نہیں دیکھتی پینے میں کیا حرج ہے اگر کوئی اللہ تعالیٰ موجود نہیں تو یہی ہے ناکہ انسان شراب کی وجہ سے تباہ ہو جائے گا ہوتا ہے تو ہو جائے۔ لیکن بات یہیں تک نہیں رہتی بلکہ اس دنیا کے علاوہ ایک اور دنیا ہے جہاں اس کے اعمال کا حساب ہوتا ہے۔ جہاں اس کے اعمال تولے جائیں گے۔

یہ چیز ہے جو در اصل انسان کو گناہ سے بچاتی ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ضروری ہے جیسا کہ والٹیئر نے کہا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نہ بھی ہو تو ہمیں ایجاد کر لینا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے تصور سے انسان گناہ سے بچ جاتا ہے۔

یہ ہے اللہ تعالیٰ کا صحیح تصور کتنا سادہ اور کتنا پُر حکمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ سادہ اور پُر حکمت تصور صرف اسلام ہی پیش کرتا ہے۔ اور آج کا والٹیئر بھی اسی اللہ تعالیٰ کے ایسے ہی تصور کا قائل ہو سکتا ہے۔ اس لئے اگر تمام انسان اللہ تعالیٰ کے اس سادہ سے تصور کو اپنا لیں تو لڑائی جھگڑے کی گنجائش کہاں رہتی ہے۔ اسلام تو کسی سے جھگڑا پیدا ہی نہیں کرتا۔ جھگڑے اور مصائب تو مذہب کے غلط تصورات کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ جو انسان یہ ایمان رکھتا ہے کہ اس کا خدا تمام دنیاؤں کا پالنے والا ہے اور اس کا خدا رہنمائی کرتا ہے اور اس کا خدا عدل و انصاف کرتا ہے وہ جھگڑا کس طرح کر سکتا ہے۔ جھگڑے اور مصائب تو اس وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ ہم خدا کا یہ تصور رکھیں کہ وہ صرف ہماری قوم کا پرورش کرنے والا ہے۔ وہ صرف ہمارے لئے ہی الرحمٰن الرحیم ہے۔ اور وہ صرف ہمارے لئے ہی مالک یوم الدین ہے +

درخواستِ دعا

۱۔ میرے بھائی شیخ عبد الرحمٰن صاحب ریٹائرڈ نائب تحصیلدار کی دائیں آنکھ میں موتیا بند کا اپریشن مورخہ ۲۲/۵/۶۵ بروز بدھ راولپنڈی میں کرایا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے برادر عزیز موصوف کی شفاء کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ خداوند کریم ان کی آنکھ کی بینائی پورے طور پر بحال کر دے۔ آمین۔

(شیخ عظیم الرحمٰن نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ)

۲۔ میں اور میرے نو دیگر دوست اس سال میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے ہیں۔ نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے سب کی کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار ملک پرویز احمد مغلپورہ لاہور)

۳۔ عزیزہ رشیدہ بیگم ہمشیرہ ملک احسان اللہ صاحب مبلغ تنزانیہ مشرقی افریقہ امسال ایم۔ اے کا امتحان دے رہی ہیں نیز میرے ایک بھتیجے اور ایک بھتیجی نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار مظفر الدین چوہدری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یومِ خلافت کے موقع پر ربوہ میں وسیع پیمانہ پر جلسہ کا انعقاد

خلافت کی ضرورت، اس کی اہمیت اور عظیم الشان برکات پر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

مورخہ ۲۷ مئی کو ربوہ میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں وسیع پیمانہ پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں علمائے سلسلہ نے جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ۲۷ مئی کی اہمیت، خلافت کی ضرورت اور اس کی عظیم الشان برکات پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ انہوں نے اپنی تقاریر میں اس امر کو واضح فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی بشارات کے تحت جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام قیامت تک چلتا چلا جائیگا اور جماعت اس کی عظیم الشان برکات سے ہر زمانہ میں مستفیض ہوتے ہوئے خدمت اسلام کی توفیق سے بہرہ ور ہوتی چلی جائے گی یہاں تک کہ اسلام پورے طور پر دنیا میں غالب آ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض کو بہ تمام و کمال پورا کر دکھائے گا۔ اس جلسہ میں صدارت کے فرائض محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد نے ادا فرمائے۔

جلسہ کا آغاز پونے آٹھ بجے صبح کے قریب تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم شیخ عبدالکریم صاحب ٹیلر ماسٹر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

تلاوت و نظم کے بعد سب سے پہلے مکرم مولانا محمد صادق صاحب سابق مبلغ سنگاپور ملایا و انڈونیشیا نے خلافت کی ضرورت اور اس کی اقسام پر تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن مجید کی رُو سے نیز انبیاء ماسبق کے بعد قائم ہونے والی خلافتوں کے حوالہ سے بالوضاحت ثابت کیا کہ انبیاء کے خلفاء فرداً فرداً ہی مقرر ہوتے رہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے کسی انجمن کو خلیفہ مقرر کیا ہو۔ ایسا ہی اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی بشارات کے ماتحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جماعت احمدیہ میں حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خلیفہ اول مقرر ہونے سے جماعت میں نظام خلافت کی بنیاد پڑی۔ اور پھر آپ کے بعد اللہ تعالےٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو خلافت کی مسند پر متمکن فرمایا۔ چنانچہ جماعت میں شخصی خلفاء کا یہ سلسلہ چلتا چلا جائے گا۔ اور جماعت خلفاء کی اطاعت بجا لا کر ان کی راہ نمائی میں برابر ترقی کرتی چلی جائے گی۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ آج تک ترقی کرتی چلی آرہی ہے۔

محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے "خلافت اور غیر مبایعین" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ غیر مبایعین نے کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد اوّلاً حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خلیفہ برحق اور واجب الاطاعت امام تسلیم کر کے آپ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی اور پھر کس طرح آپ کے خلاف اندر ہی اندر ریشہ دوانیاں کر کے جماعت کو آپ کی اطاعت سے منحرف کرنا چاہا اور پھر کس طرح وہ انہیں یکسر ناکام ہو کر سرے سے خلافت کا ہی انکار کر بیٹھے اور ایک سوسائٹی کی شکل میں ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنا ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ خدائی تقدیر کے ماتحت ان لوگوں کا یہی انجام ہونا تھا۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں آپ نے غیر مبایعین کے ایک سرکردہ رکن خواجہ کمال الدین صاحب کا اپنا ایک خواب پڑھ کر سنایا جس کی رُو سے خواجہ صاحب مرحوم اور ان کے ساتھیوں کا اہم عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود بغاوت کا طریق اور مجرموں کی راہ اختیار کر کے جماعت سے الگ ہونا مقدر تھا۔ چنانچہ بعینہٖ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اور غیر مبایعین کا وہ انجام ہوا جو ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح ہمارے سامنے ہے۔

بعدہٗ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے "برکات خلافت" کے موضوع پر ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن مجید کی متعدد آیات کی رو سے ثابت فرمایا کہ انتشار روحانیت اسمائے الٰہی کے علم اور اللہ تعالےٰ کی صفات کا ظہور، قرآنی علوم و معارف کے خزانوں کا عام ہونا، نظام عدل کا قیام، اشاعت دین کے نظام کا وسیع سے وسیع تر اور مستحکم سے مستحکم تر ہونا، جماعت میں باہمی محبت و اخوت اور اتحاد کا مضبوط سے مضبوط تر ہو کر جماعت کا مخالفین اسلام کے مقابلہ کی طاقت اور قوت سے بہرہ ور ہونا اور دلوں کا اطمینان و سکینت سے لبریز ہو کر ہر قسم کے خوف و خطر سے محفوظ ہو جانا اور ترقی کرتے چلے جانا خلافت کی وہ عظیم الشان برکات ہیں جو جماعت احمدیہ کے لئے نظام خلافت سے بہرہ ور ہونے کے باعث تجربہ اور مشاہدہ کی رو سے اظہر من الشمس ہیں اور چونکہ الوصیت کی رو سے خلافت کا وعدہ دائمی ہے اس لئے جماعت انشاء اللہ العزیز ہمیشہ ہی نظام خلافت کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے اس کی ان عظیم الشان برکات سے بہرہ ور رہے گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم خلافت کے ساتھ وابستگی اور اس کی کامل اطاعت کے جذبہ کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جائیں۔ تا یہ عظیم الشان برکات ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہمیشہ ہی حاصل رہیں۔ اور ہم ان برکات سے مسلسل فیض یاب ہوتے چلے جانے کے نتیجہ میں اسلام کو دنیا میں بہ تمام و کمال غالب کر دینے کی توفیق سے نوازے جائیں۔

آخر میں صاحب صدر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ۲۷ مئی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح فرمایا یہ وہ روز سعید ہے کہ جب آج سے ۵۷ سال قبل جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کے قیام پر نہایت مہتم بالشان اجماع ظہور میں آیا اور اس طرح خلافت کے آسمانی نظام کے قیام کی خدائی بشارت عملاً پوری ہوئی۔ آپ نے فرمایا یہ بعینہٖ اس شان کا اجماع تھا جس شان کا اجماع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کے صحابہؓ میں اس بات پر ظہور میں آیا تھا کہ بلا استثناء تمام انبیاء علیہم السلام فوت ہوتے چلے آئے ہیں اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی خدا کے رسول تھے اس لئے آپ بھی وفات پا گئے۔ امت محمدیہ کا یہ پہلا اجماع دراصل شرک کے مکمل استیصال پر ہوا تھا اور دوسرا اجماع جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جماعت احمدیہ میں ہوا اور جس کی رو سے جماعت میں نظام خلافت کا قیام عمل میں آیا۔ دراصل جمہوری اثرات کے ماتحت پروان چڑھنے والی بے راہ روی کے استیصال پر اجماع کی حیثیت رکھتا تھا۔ یہ اجماع بھی اپنی ذات میں اتنا کامل اور مکمل تھا کہ بلا استثناء سب نے ہی حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفۃ المسیح اور واجب الاطاعت امام برحق تسلیم کر کے جمہوری طرز کی بے راہ روی سے یکسر لاتعلقی کا اعلان کیا۔ چنانچہ وہ غیر مبایعین جنہوں نے بعد ازاں خلافت سے انحراف اختیار کیا اس وقت اس اجماع میں شامل تھے اس موقعہ پر محترم مولانا شمس صاحب نے مجلس معتمدین کا وہ اعلان پڑھ کر سنایا جو ان لوگوں کی طرف سے حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خلیفۃ المسیح تسلیم کرنے کے بارہ میں شائع کیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا ۲۷ مئی کی تاریخ ہر سال آ کر اس مہتم بالشان اجماع کی یاد کو تازہ کر دیتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس اجماع اور اس کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والی عظیم الشان برکات کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور ہمیشہ اپنے اس اجماع پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ تا کہ ہم ہمیشہ ہی ان عظیم الشان برکات سے بہرہ ور ہوتے چلے جائیں۔

صدارتی تقریر کے بعد اجتماعی دعا سے قبل مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اس طرف توجہ دلائی کہ چونکہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر احباب نے پاکستان کی سلامتی اور اس کے استحکام کے لئے دعائیں کرنے کی غرض سے آج روزہ رکھا ہے۔ اس لئے احباب اجتماعی دعا کے وقت خصوصیت سے یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالےٰ موجودہ نازک حالات میں پاکستان کو اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازے۔ اور اسے ہر قسم کے خطرات سے محفوظ کر کے عظیم الشان کامیابیوں سے نوازے۔ آخر میں محترم شمس صاحب نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ دوران جلسہ میں مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر روزنامہ الفضل اور مکرم جناب نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے اور مکرم مبارک احمد صاحب عابد نے خلافت کی ضرورت اور اس کی اہمیت اور عظیم الشان برکات پر اپنی بعض تازہ نظمیں اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے اسی موضوع پر حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی ایک تازہ نظم پڑھ کر سنائی۔

اجتماعی دعا کے بعد دس بجے صبح جلسہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریب نکاح و رخصتانہ

میری ہمشیرہ محترمہ نصرت جہاں بیگم بی اے بی ایڈ دختر نصیر احمد خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ ہائی کورٹ پشاور کا نکاح مکرم مولوی چراغ دین صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۹ اپریل بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں ہمراہ مبشر احمد صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی لیکچرار ایگریکلچر کالج پشاور یونیورسٹی پسر میجر عزیز احمد صاحب بعوض چھ ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ مبشر احمد صاحب اور نصرت جہاں بیگم بالترتیب صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام محترم ڈاکٹر فتح دین صاحبؓ اور محترم مرزا نذیر احمد صاحبؓ کے پوتا پوتی ہیں اسی روز رات کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

مورخہ ۱۰ اپریل بروز ہفتہ مکرم میجر عزیز احمد صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو متعلقہ خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(خاکسار منیر احمد متعلم تھرڈ ائیر انجنیئرنگ پشاور)

۲۔ عزیزہ ناصرہ نسیم بنت مرزا آفتاب احمد صاحب پشاور کا رخصتانہ مورخہ ۴/۴/۶۵ کو عمل میں آیا۔ ان کا نکاح مورخہ ۹/۴/۶۴ کو عزیزم محمود احمد صاحب ولد محمد عبدالحق صاحب احمدی کے ہمراہ ہوا تھا۔ دوسرے دن ڈاکٹر نورالحق صاحب کے گھر دعوت ولیمہ کی تقریب منعقد ہوئی۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

(چراغ الدین مربی انچارج پشاور)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا فاروق احمد آگ میں جھلس گیا ہے۔ وہ ڈسٹرکٹ ہسپتال منٹگمری میں زیر علاج ہے۔

(رانا) فیض بخش نون اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائیٹیز منٹگمری

۲۔ ہم سات احمدی طلباء ایم۔ بی بی۔ ایس کی مختلف کلاسز کے سالانہ امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔

(چوہدری نصر اللہ فائنل ائیر ایم۔ بی بی ایس لیاقت میڈیکل کالج حیدر آباد)

(۳) میری بچی ایم۔ بی بی۔ ایس کا امتحان دے رہی ہے۔

(چراغ الدین مربی انچارج پشاور)

(۴) میرے لڑکے محمود احمد کا اپریشن ہونے والا ہے۔ (عبدالرزاق)

(۵) خاکسار ایک طویل عرصہ سے متواتر اور مسلسل پریشانی میں مبتلا ہے اسی طرح خاکسار کا لڑکا مشتاق احمد پانچ چھ سال سے درد شکم سے بیمار چلا آتا ہے۔ (اللہ داد خاں علوی احمدی عفی عنہ صدر جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

(۶) میرا بچہ عزیز مبشر محمود اشرف بعارضہ اسہال چند دنوں سے بیمار ہے۔ کمزوری بہت ہے۔

(مرزا شرف الدین اشرف اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسر کالونی فلور ملز لائلپور) ۵۴

اعلان برائے لجنات

سالانہ رپورٹ کارگزاری بابت ۶۳-۶۴ء کی قیمت دو روپے کی بجائے ایک روپیہ کر دی گئی ہے۔ لجنات کو اس رپورٹ کی کاپیاں بھجوائی جا رہی ہیں اسے وصول کر کے رقم دفتر لجنہ میں بھجوا دی جائے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

---

۵۴ (۷) میرے بھانجے شاہ حسین کی صحت خراب رہتی ہے۔

(مجیدہ بیگم چک ۵۶۵ گ۔ ب)

(۸) میری والدہ محترمہ چند دنوں سے علیل ہیں۔

(نذیر احمد کھوکھر چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر)

احباب ان سب کے لئے دعا فرما دیں۔

دعائے مغفرت

برادرم سید عبدالماجد صاحب ظفر ابن سید اصغر علی شاہ صاحب مرحوم ساکن چک ۱۱۶ جنوبی ضلع سرگودھا ایک ہفتہ بے ہوش رہنے کے بعد وفات پا گئے ہیں مرحوم ابھی نوعمر ہی تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد نواز مومن)

دھن کی برکھا!

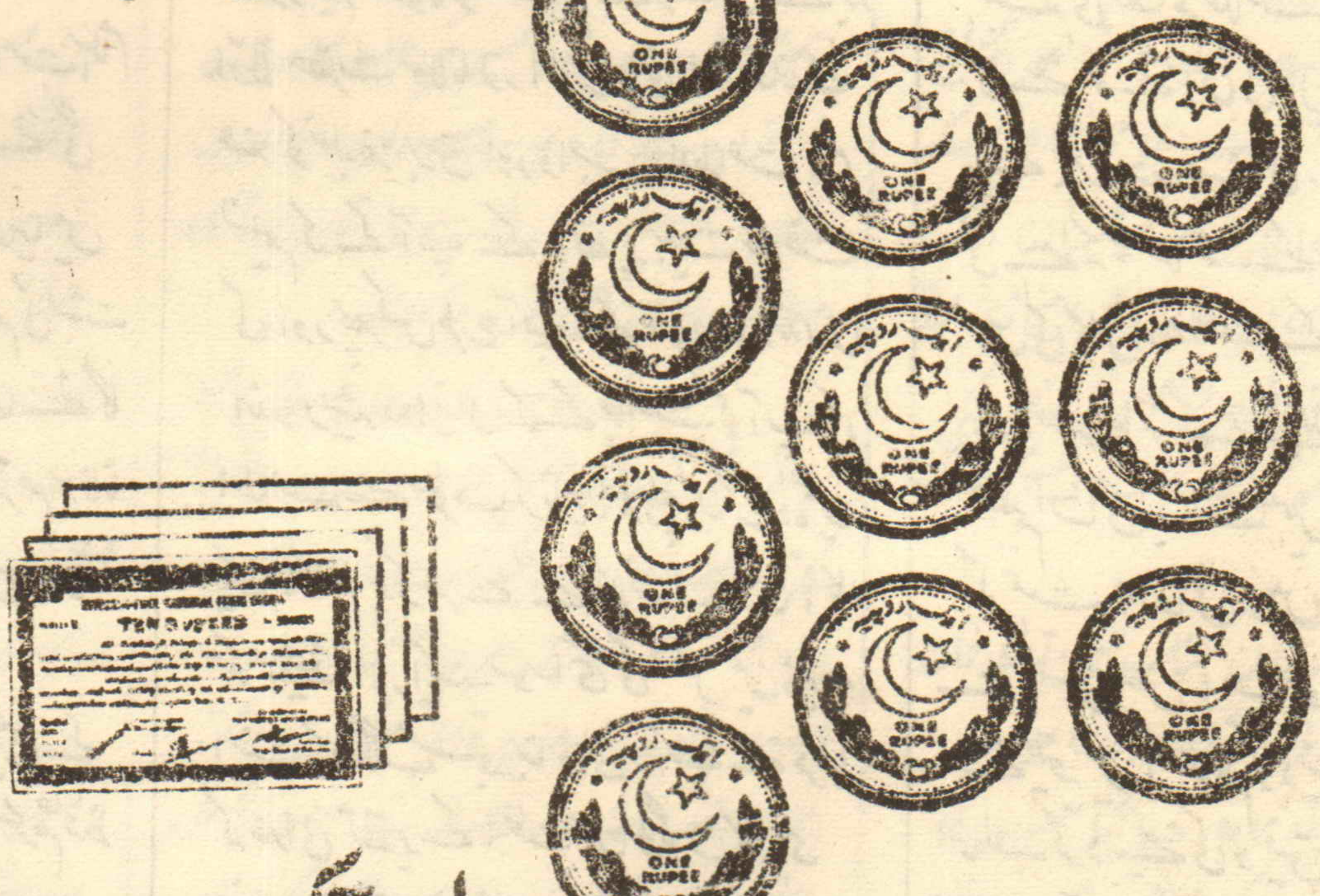

اب تک

۱۰ روپے والے انعامی بونڈ

۴۹۲۳۲ خوش نصیب لوگوں پر

ایک کروڑ اکیاسی لاکھ روپیہ

برسا چکے ہیں

اور دھن کی یہ برکھا اب بھی جاری ہے..... اگلی قرعہ اندازی میں یہ رقم دو کروڑ روپے تک پہنچ جائیگی۔ کیوں نہ اس میں آپ بھی شامل ہوں؟

۱۵ جولائی کی قرعہ اندازی کے لئے آج ہی بونڈ خریدیے۔

ہر تیسرے مہینے ۱۰ روپے والے انعامی بونڈ کے ہر سلسلہ پر ایک سو روپے سے ۲۰ ہزار روپے تک کے ۱۳۰۶ گرانقدر انعامات دیئے جاتے ہیں۔

انعامی بونڈ

رجسٹرڈ شدہ بینک اور ڈاک خانے سے ملتے ہیں

اپنی محنت کی کمائی
بچت کیجئے
اپنے وطن کے لئے

PRESTIGE D.F.P. 366/590

وصایا

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۵۰۵:۔ مَیں این ابراہیم ولد وی محمد کنجی صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنانور ڈاکخانہ خاص ضلع کنانور صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو بصورت ملازمت مجھے بطور تنخواہ ملتی ہے۔ میری تنخواہ اس وقت -/۶۵ روپیہ ماہوار ہے۔ مَیں اپنی اس آمد کے نیز آئندہ جو بھی آمد یا جائداد ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد این ابراہیم موصی

c/o Satyadoothan office
P.O. Camanare Kerala ۱۹ ۱/۶۴

گواہ شد کے ریی۔ محمود صاحب ولد عبد القادر تاجر ساکن کنانور ۱۹ ۱/۶۴

گواہ شد این عبد الرحیم صاحب ولد ای حمزہ صاحب ایڈیٹر ستیا دوتھن کنانور

وصیت نمبر ۱۳۵۱۱:۔ مَیں این عبد الرحیم ولد ای حمزہ صاحب قوم احمدی پیشہ صحافت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنانور ڈاکخانہ خاص ضلع کنانور صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ مَیں اس وقت ملیالم زبان کے ماہوار رسالہ ستیا دوتھن کا ایڈیٹر ہوں اور مجھے -/۹۵ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ مَیں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مَیں آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا یا جو آمد ہو گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد این عبد الرحیم موصی ۱۸ ۱/۶۴

گواہ شد کے سی محمود ولد عبد القادر صاحب احمدی سکنہ کنانور ۱۸ ۱/۶۴۔

گواہ شد صدیق امیر علی صاحب ولد کنجی احمد صاحب ساکن موگرال ضلع منگلور کیرالہ حال وارد کنانور ۱۸ ۱/۶۴۔

وصیت نمبر ۱۳۵۳۴:۔ مَیں کے ٹی امبیچی فاطمہ زوجہ ٹی علی صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ خاص ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر -/۲۰۰ روپیہ بذمہ شوہر ہے۔

۲۔ زیور۔ کانٹے طلائی وزنی پون تولہ قیمت -/۷۵ روپیہ۔ چوڑیاں طلائی دو عدد وزن ایک تولہ قیمت -/۱۲۵ روپے۔

۳۔ رسٹ واچ قیمت -/۸۰ روپیہ

مَیں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر آئندہ ہو گی تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامتہ کے۔ ٹی امبیچی فاطمہ موصیہ۔

گواہ شد کے۔ پی۔ اَتّو صاحب ولد ممّو صاحب صدر جماعت احمدیہ کالیکٹ۔ ۲۵ ۱/۶۴

گواہ شد ٹی علی صاحب ولد مامو صاحب سیکرٹری مالی جماعت احمدیہ کالی کٹ۔ ۲۵ ۱/۶۴۔

فوری ضرورت ہے

۱۔ ایک ٹریکٹر اور انجن ڈرائیور جو عقلمند اور تجربہ کار ہو کی میاں چنوں ٹیوب ویل کیلئے تنخواہ معقول ہو گی۔

۲۔ ایک منشی جو ٹیوب ویل کیلی ملحق ربوہ کی سنبھال اور مزارعان کی نگرانی کر سکے مزارعت پر زمین بھی مل سکیگی

۳۔ مزارعان جو میاں چنوں میں ٹیوب ویل پر کاشت کے خواہش مند ہوں۔

تنخواہ بعد شرائط بالمشافہ تجربہ اور استعداد کی تصدیق ضروری ہے۔

چوہدری فرزند علی دار الرحمت غربی۔ ربوہ

گھر گھر
پوسٹل لائف انشورنس
کا چرچا ہے

ہر روز زیادہ سے زیادہ لوگ پوسٹل لائف انشورنس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پوسٹل لائف انشورنس نے پاکستان میں سب سے زیادہ بیمہ پالیسیاں جاری کی ہیں۔ انکی تعداد ایک لاکھ سے بڑھ چکی ہے۔

اس لئے کہ پوسٹل لائف انشورنس کی پریمیم کی شرح سب سے کم اور منافع زیادہ ہے۔ پریمیم کی شرح میں بغیر کسی اضافے کے ماہانہ قسطوں کی سہولت میسر ہے۔ اور تمام ادائیگیاں بلا تاخیر کی جاتی ہیں۔

بیمہ کی رقم پر شرح بونس

عام شہریوں کے لئے :- ۱۸ روپے فی ہزار

فوجیوں کے لئے :- ۱۵ روپے فی ہزار

پوسٹل لائف انشورنس

— ملک میں زندگی کے بیمہ کا سب سے بڑا ادارہ —

اُردو زبان کو اتنا رائج کرو کہ آہستہ آہستہ یہ ہماری مادری زبان بن جائے

کوئی احمدی نوجوان ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو قرآن کریم کا ترجمہ نہ جانتا ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ جولائی ۱۹۴۹ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کے ایک سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے خدام کو حسب ذیل دو نصائح فرمائیں۔ حضور نے فرمایا:-

"میں آپ کو نصیحت کروں گا کہ اردو زبان کو نئی زندگی دو۔ اور ایک نیا لباس پہنا دو۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ ہمیشہ اسی زبان میں ہی گفتگو کیا کریں۔ جب ہم اردو میں گفتگو کریں گے تو لازمی بات ہے کہ بعض الفاظ کے متعلق ہمیں یہ پتہ نہیں لگے گا کہ ان کو اردو زبان میں کس طرح ادا کرتے ہیں۔ پھر ہم دوسروں سے پوچھیں گے اور اس طرح ہمارے علم میں ترقی ہوگی۔ بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں لیکن انسان کو بڑی عمر میں بھی ان کی سمجھ نہیں آتی لیکن جب وہ ایک زبان میں گفتگو کرنا شروع کر دے تو ان پر عبور حاصل کر لیتا ہے۔ پس ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ پنجابی زبان چھوڑ دیں اور اردو کو جو اب بے وطن ہو گئی ہے اپنائیں۔ یہ بھی ایک بڑا اچھا حربہ ہے۔ جس طرح مہاجروں کو زمینیں مل رہی ہیں چاہیئے کہ اسے بھی اپنے ملک میں جگہ دی جائے۔ کہ آہستہ آہستہ یہ ہماری مادری زبان بن جائے۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں جن کے خیال میں پنجابی زبان کو زندہ رکھنا ضروری ہے میرے نزدیک اردو زبان کو ہی ہمیں اپنی زبان بنا لینا چاہیئے اور اسے رواج دینا چاہیئے ملک کے کناروں پر اور پہاڑوں پر کہیں کہیں پنجابی زبان رہ جائے تو حرج نہیں۔ اگر کسی کو پنجابی زبان سننے یا بولنے کا شوق ہوگا تو وہاں جا کر سن لے گا۔ یا بول لے گا۔ پس میری پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ تم اردو زبان کو اپناؤ اور اس کو اتنا رائج کرو کہ یہ تمہاری مادری زبان بن جائے۔ اور تمہارا لہجہ اردو دانوں کا سا ہو جائے۔

دوسری چیز جس کے متعلق میں آپ لوگوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ علم کے بغیر کبھی صحیح عمل پیدا نہیں ہو سکتا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عمل کے بغیر بھی انسان حقیقی زندگی حاصل نہیں کر سکتا۔ عالم بے عمل کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اگر علم نہ ہو اور پھر انسان کوئی عمل کرے تو وہ غلط قسم کا ہوگا۔ اور اس کی مثال اس ریچھ کی سی ہوگی جس سے کسی آدمی کی دوستی ہو گئی اور وہ اسے مکھیاں اڑانے کے لئے اپنی ماں کے پاس بٹھا گیا۔ وہ مکھیوں کو اس کی ماں کے مونہہ سے اڑاتا لیکن وہ پھر آ بیٹھتیں۔ اس نے خیال کیا کہ جو مکھی اڑتی نہیں اسے مار ڈالنا چاہیئے چنانچہ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور مکھی پر دے مارا۔ وہ مکھی تو شاید مری یا نہ مری لیکن ماں مر گئی۔ اسی طرح بے علم آدمی ایسی غلطیاں کر جاتا ہے کہ ان کی اصلاح اور ازالہ مشکل ہوتا ہے میں نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ان میں خصوصیت کے ساتھ کوئی ایسا آدمی نہیں ہونا چاہیئے جو قرآن کریم کا ترجمہ نہ جانتا ہو۔ جس طرح ہر شخص وکیل تو نہیں بن سکتا لیکن ملک میں صحیح طور پر امن اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا جب تک ہر شخص رائج الوقت قانون سے ایک حد تک واقف نہ ہو۔ ہر شخص چوہدری نذیر احمد یا سلیم نہیں بن جاتا۔ مگر کچھ نہ کچھ قانون کا علم اسے ہوتا ہے۔ مثلاً وہ جانتا ہے کہ اگر وہ چوری کرے گا تو اسے سزا ملے گی۔ قانونی باریکیاں وہ نہیں جانتا ان کے لئے اسے وکیلوں کے پاس جانا پڑتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کی باریکیوں کو تم بے شک علماء پر چھوڑ دو۔ لیکن معمولی احکام تو ہر شخص کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور ان کا جاننا اس کا فرض ہے۔

میرے نزدیک جو شخص قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتا وہ حقیقی مسلمان نہیں۔ جب اسے پتہ ہی نہیں کہ خدا تعالےٰ نے کیا کہا ہے تو وہ اس پر عمل کیسے کرے گا۔ یہ غلط ہے کہ صرف نماز روزہ۔ زکوٰۃ اور حج ہی قرآنی احکام ہیں۔ ان کے علاوہ اور ہزاروں احکام سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے۔ ان کے علاوہ کچھ ملکی اور قضائی اعمال ہوتے ہیں پھر ان کا تعہد اور نگرانی کرنے والے اخلاق ہیں۔ جب تک ان کا علم نہ ہو اور ان کے مطابق انسان کا عمل نہ ہو اس وقت تک نہ نماز نماز رہتی ہے۔ اور نہ زکوٰۃ زکوٰۃ رہتی ہے"

(الفضل ۲ر اکتوبر ۱۹۶۰ء)

خدا سے چاہیئے ہے لَو لگانی
کہ سب فانی ہیں پر وہ غیر فانی

(کلام محمود)

پاکستان اپنے قومی مفاد اور ملکی سالمیت پر آنچ نہیں آنے دے گا

اگر پاکستان پر کوئی جارحانہ حملہ ہوا تو اسے کچل کر رکھ دیا جائے گا (صدر ایوب)

لاہور ۳۱ مئی۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کی سرحدوں کے نگہبان اپنے مورچوں میں مشین گنوں کے پیچھے جم کر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کی نگاہ دشمن پر ہے۔ اگر پاکستان پر کوئی جارحانہ حملہ ہوا تو وہ حملہ آور کو کچل کر رکھ دیں گے۔ انھوں نے بتایا کہ انہی دنوں میں نے دفاعی افواج کے جوانوں میں کچھ لمحات گزارے اور میں ان میں تنظیم اور ایمان کا جذبہ دیکھ کر اتنا مسرور ہوا کہ میرا دل ان سے علیحدہ ہونے کے لئے نہیں مانتا تھا۔ میں امید کرتا ہوں گا کہ پوری قوم اپنے اندر اتحاد، تنظیم اور بیداری کا یہی جذبہ پیدا کرے گی۔ انھوں نے ایک بار پھر اس عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستان ہندوستان سے دوستی کی چاہت میں اپنے قومی مفاد اور ملکی سالمیت کا نقصان برداشت نہیں کرے گا۔

صدر ایوب کل صبح اسلامیہ کالج ریلوے روڈ کی گراؤنڈ میں ایک وسیع شامیانے تلے انجمن حمایت اسلام کے سالانہ اجلاس کی آخری نشست میں تقریر کر رہے تھے۔

صدر ایوب نے علمائے دین سے اپیل کی کہ وہ عوام کو فروعات میں الجھانے کے بجائے انھیں اسلام کے حقیقی پیغام سے آشنا کرنے کی کوشش کریں۔ اور ان کے ماحول کی راہ سے ان کے دل میں اتر جائیں۔

صدر نے انتباہ کیا کہ ماضی کے جاہل معاشرہ کو جن ڈھکوسلوں سے چلایا جا رہا ہے وہ تعلیم یافتہ معاشرے میں نہیں چل سکیں گے اس لئے "معلموں" کو اپنے طرز فکر اور انداز تبلیغ کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ انہوں نے کہا پاکستان اسلام اور اسلامی قومیت کی بنیاد پر قائم ہوا تھا ہم سب کا فرض ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لیں اور ملک میں اسلامی قومیت حب الوطنی، اسلام کی محبت اور قومی خدمات کا جذبہ عام کریں۔ انھوں نے کہا دوسروں کی امداد کا جذبہ پیدا کئے بغیر کوئی شخص صحیح انسان نہیں بن سکتا۔

صدر مملکت نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ انجمن نے قرآن حکیم کی صحیح طباعت اور اس کے سہل اردو ترجمہ کا جو منصوبہ بنایا ہے وہ ۴۴

۴۴ نہایت پسندیدہ ہے حکومت اس منصوبے پر عمل درآمد کے لئے انجمن کی امداد کرتی رہی ہے۔ وہ آئندہ بھی یہ امداد جاری رکھے گی۔ انھوں نے دعا کی کہ دس پندرہ برس میں ہر فرد پڑھنے لکھنے کے قابل ہو جائے۔

مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ایم اے وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری نفل احمد صاحب قائم مقام ناظر تعلیم کے برادر اصغر مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ایم اے۔ سیکشن آفیسر سول سیکرٹریٹ لاہور مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ بوقت پونے نو بجے صبح میو ہسپتال لاہور میں بعمر قریباً ۶۰ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم گزشتہ اڑھائی ماہ سے بلڈ پریشر اور بعض دیگر عوارض میں مبتلا تھے اور گزشتہ ایک ہفتہ سے میو ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ مرحوم کا جنازہ اسی روز شام کو بذریعہ ایمبولینس کار لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز مغرب محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شامل ہوئے بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں دفن کیا گیا۔ قبر پر محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے دعا کرائی۔

مرحوم بہت نیک اور مخلص خادم سلسلہ تھے قریباً ۶ سال احمدیہ ہوسٹل کے آنریری سپرنٹنڈنٹ رہے بعلاوہ ازیں لاہور میں اہم جماعتی عہدوں پر فائز رہ کر خدمات بجا لاتے رہے۔ چندوں اور مالی تحریکات میں ہمیشہ پیش پیش رہنے والے تھے اور بہت ملنسار اور خوش اخلاق واقع ہوئے تھے۔ مرحوم کے پسماندگان میں مرحوم کی اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور پانچ بیٹے شامل ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲